REGD No L 5254

103

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء ٭ عسیٰ اَن یبعثک ربّک مقاماً محموداً

# الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ۷ ״
ماہوار ۲½ ״

فی پرچہ ۱ آنہ

۲۶ رجب المرجب ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۳ ہجرت ۱۳۳۰ ہش ۳ مئی ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۰۴

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ مئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل ٹمپریچر ۱۰۴/۴۵ تک ہو گیا۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

## گیہوں کی کم سے کم قیمت

کراچی ۲ مئی۔ وزیر خوراک پاکستان کے اعلان کے مطابق مرکزی حکومت نے گیہوں کی کم سے کم قیمت ساڑھے سات روپے فی من مقرر کی ہے۔ آپ نے بتایا کہ حکومت کے لئے گیہوں خریدنے کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔

## لاہور ــــــ ۲ مئی

● آج کابینہ پنجاب کا ایک خاص اجلاس گورنر پنجاب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مرکز پر مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں اکثر مطالبے کے لئے زور دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ جو حکومت پنجاب لاکھوں مہاجرین پر خرچ کر چکی ہے۔ اور جس کے لئے وہ صوبے کے محفوظ سرمائے سے بہت کچھ خرچ کر چکی ہے۔ اور جس کی وجہ سے بہت سی ترقیاتی سکیمیں تشنہ تکمیل و تکمیل رہ گئی ہیں۔ کل گورنر پنجاب اور وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ پنڈی میں خان لیاقت اور وزیر خزانہ پاکستان سے ایک اعلیٰ پیمانے کی کانفرنس میں اس مطالبے پر زور دیں گے۔

● ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلق دعاوی فارم کی منتقلی کے لئے ۲۸ فروری ۱۹۵۱ء کو آخری تاریخ ختم ہو چکی تھی۔ اب حکومت پنجاب نے اس تاریخ کو توسیع کر کے ۳۱ مئی ۱۹۵۱ء کر دیا ہے۔

● حکومت پنجاب نے ڈاکٹر کے۔ ایس شاہ ناظم ادارۂ حفظان صحت کو ۷ مئی ۱۹۵۱ء کو جنیوا میں منعقد ہونے والی عالمی صحت کی اسمبلی کے لئے مندوب نامزد کیا ہے۔

● حکومت کے ایک اعلان کے مطابق یکم جولائی ۱۹۵۱ء تمام قسم کے ہندوستانی سکے پاکستان میں چالو نہیں رہیں گے۔

## اعلان تعطیل

کل مورخہ ۳ مئی کو معراج شریف کی وجہ سے پریس بند رہے گا۔ لہٰذا ۴ مئی کا پرچہ شائع نہ ہو سکے گا۔ (مینیجر)

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"خدا نے اس آخری زمانہ میں تفرقہ دور کرنے کے لئے اور دنیا کے تمام لوگوں کو صرف ایک کتاب پر جمع کرنے کے لئے ان تمام پہلی کتابوں کی برکتیں مسلوب کر لی ہیں۔ ورنہ اس کا سبب کیا ہے کہ جس طرح قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی سے انسان جماعت اولیاء اللہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ ان کتابوں میں یہ خاصیت پائی نہیں جاتی" (چشمہ معرفت صفحہ ۵۹-۶۰)

# لیفٹیننٹ جنرل ناصر علیخاں چیف آف دی سٹاف اور نواب زادہ شیر علیخاں اڈجوٹنٹ جنرل بنا دیئے گئے

راولپنڈی ۲ مئی۔ میجر جنرل ناصر علی خاں کو لیفٹیننٹ جنرل کے عہدہ پر ترقی دے کر پاکستانی بری فوجوں کے چیف آف دی سٹاف اور نواب زادہ میجر جنرل شیر علی خاں کو اڈجوٹنٹ جنرل بنا دیا گیا ہے۔ ان دو افسروں کے نئے عہدوں پر تقرر سے پاکستانی فوجوں کے تمام بڑے بڑے عہدے پاکستانی افسروں کے تحت آ گئے ہیں۔ میجر جنرل ناصر علی خاں پہلے پاکستانی افسر ہیں جو اس عہدے پر فائز ہوئے ہیں۔ پہلے افسر مسٹر ہیکے پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں کے مشیر مقرر کئے گئے ہیں۔

## نیشنل آئل کمپنی کا قیام

طہران ۲ مئی۔ آج امریکی اور برطانوی سفیر نے وزیر اعلیٰ ایران ڈاکٹر محمد مصدق سے ملاقات کی۔ روسی سفیر آپ سے کل ملے تھے۔ اور لندن میں وزیر خارجہ برطانیہ کی درخواست پر آج ایرانی سفیر ان سے ملے۔ آج یہاں پارلیمنٹ نے نیشنل آئل کمپنی کے قیام کی قرارداد پاس کر دی جس کا چارٹر دونوں ایوان تصدیق کریں گے۔ حکومت کے ایک ترجمان نے کہا۔ کہ تیل کو قومی ملکیت میں لے لینے کے بعد ایران خریداروں کو باقاعدہ تیل دیتا رہے گا۔ کہ حکومت کے پاس اتنے وسائل موجود ہیں۔ کہ وہ کام کو چلا سکے۔ تیل کی پیداوار میں ہرگز کمی واقع نہیں ہونے دی جائے گی۔

## امداد باہمی سے صنعتی بحالی کی سکیم

لاہور ۲ مئی۔ پنجاب کے وزیر ترقیات آنریبل سید علی حسین گردیزی نے اپنے حالیہ پنجاب کے دورے کے تاثرات بتاتے ہوئے کہا۔ پنجاب کی اقتصادی زبوں حالی اور بے روزگاری کا حل امداد باہمی کے اصولوں پر کھیتی باڑی کرنے اور چھوٹے پیمانے اور گھریلو صنعتوں کی بحالی اور ترقی میں مضمر ہے۔ لہٰذا اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے٭

## پاکستان گراہم سے تعاون کرے گا

راولپنڈی ۲ مئی۔ آج یہاں سرحد کے آٹھ روزہ دورے کے بعد بذریعہ موٹر پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ایک اخباری نمائندے کے سوال کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں نے کہا۔ اگر ہندوستان نے اپنے رویے میں تبدیلی کر لی۔ تو اقوام متحدہ کے نئے نمائندہ ڈاکٹر گراہم اپنے مشن میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ بہر حال پاکستان آپ سے کامل تعاون کرے گا۔ پنڈی پہنچنے پر آپ کو وزیر خزانہ پاکستان، وزیر امور کشمیر، جنرل ایوب خاں اور دیگر اعلیٰ سول و فوجی حکام نے مرحبا کیا۔

## صوبہ سرحد کے انتخابی حلقوں کی حد بندی

پشاور ۲ مئی۔ حکومت سرحد نے صوبہ سرحد کے انتخابی حلقوں کی از سر نو حد بندی کے لئے تین آدمیوں کی کمیٹی مقرر کی ہے۔ اس کمیٹی کے صدر کمشنر مال لیفٹیننٹ کرنل الہٰ داد خاں اور دوسرے دو رکن پشاور اور ہزارہ کے ڈپٹی کمشنر نواب زادہ افضل خاں اور خان بہادر ہدایت اللہ خاں مقرر ہوئے ہیں۔

٭ کی غرض سے حکومت نے ایکٹ امداد باہمی پر نظر ثانی کرنے اور ترمیم کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔





ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

# سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک دوست نے ایک خط لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ کہ حضور انہیں خدمت دین کے لئے کسی علاقے میں جانے کا حکم فرمائیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے بار بار دفور محبت میں اپنے لئے "حضور کے معشوق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کتا" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس پر مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا۔

"جن صاحب نے خط لکھا ہے اور اس میں اپنے آپ کو کتّا لکھا ہے ان کو یاد رہے کہ اللہ تعالےٰ کا محب بہترین انسان ہوتا ہے۔ اپنے اور اپنے پیدا کرنے والے کی ہتک نہ کریں۔"

## ٹریکٹوں اور الفضل کے ذریعہ احمدیت کی تبلیغ

احباب جماعت کی راہ نمائی کے لئے ایک احمدی دوست کی رپورٹ من وعن شائع کی جا رہی ہے۔ تمام مقام حذف کر دیئے گئے ہیں۔ جماعتیں نیکی کے اقدام میں تقلید کرنا سیکھیں۔

"عرصہ چار ماہ سے میں نے الفضل جاری کیا۔ میری زیادہ کوشش تھی۔ کہ . . . . چند مقامات پر روزانہ اخبار دیا جایا کرے اور مقامات ایسے انتخاب کئے جائیں۔ جن مقامات پر لوگ زیادہ دیر بیٹھیں اور زیادہ سے زیادہ اخبار کا مطالعہ کر سکیں۔ اور آجکل احراری لوگ جو شرانگیزیاں کر کے جماعت کے خلاف جھوٹا اور غلط پروپیگنڈا کرتے رہیں۔ ان لوگوں کے حالات عام لوگ پڑھ سکیں۔ سو خدا کے فضل و کرم سے . . . . . . . . . . . . . چار مقامات میں باقاعدہ اخبار دیا جاتا ہے۔ اور لوگ شوق سے ان خبروں کو پڑھتے ہیں۔ میں چونکہ اپنے کام سے دیہات میں جاتا ہوں۔ اور بہت دنوں کے بعد واپس آتا ہوں۔ اس لئے دو بچوں کی ڈیوٹی لگا دی ہے۔ کہ وہ اخبارات ان مقامات پر لے جایا کریں۔ اور پھر واپس لایا کریں۔ آج میں نے خود ایک ڈنٹل سرجن کو الفضل کا تازہ پرچہ دیا۔ اور ایک گھنٹہ تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پہونچائی۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ آپ مہربانی سے اخبار ضرور بھجوا دیا کریں۔ مجھے آٹھ ٹریکٹ سندھی زبان میں چھپے ہوئے مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے موصول ہوئے۔ میں نے ان کو تقسیم کر دیا۔ اور ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے مطابق ان اور . . قیمت وصول کی گئی۔"

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

## درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محمد الدین منصور پال صاحب لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ناصر احمد پال۔

(۲) میرا لڑکا اعجاز احمد قمر بخار میں مبتلا ہے۔ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار بیگم چوہدری دوست محمد خان صاحب مرحوم (۳) بزرگان سلسلہ عزیزم سید منیر احمد کی امتحان میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائی جائے۔ ایس نسیم منٹگمری (۴) مخالفین کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز خاکسار کا لڑکا مولوی فاضل کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ عمر حیات خان کیپٹن پشاور چھاؤنی (۵) خاکسار کی اہلیہ بیمار ہے اور سخت تکلیف میں ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں عبدالرشید خان تاندلیانوالہ ضلع لائل پور (۶) خاکسار ایک عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔ فضل دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موتی سنگھ والا ۶۳ ضلع لائل پور (۷) میرا چھوٹا بچہ تا حال بیمار اور کمزور ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید محمد صدیق ہاشمی سیالکوٹ (۸) خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے اور مری کے ملٹری ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (کیپٹن محمد اسمٰعیل دھنگیوری) (۹) خاکسار کی چھوٹی لڑکی بعارضہ بخار بیمار ہے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ احمد حسین کاتب جسونت بلڈنگ لاہور

# کتب سلسلہ کے امتحان کا اجراءٔ

## امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے ضروری گزارش

مجلس تعلیم کے فرائض میں سے یہ امر بھی ہے کہ وہ احباب جماعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرنے کا جذبہ قائم رکھے۔ احباب جماعت میں اس امر کے متعلق بیداری پیدا کرنے کے لئے جو امور اختیار کئے جاتے تھے۔ ان میں سے ایک طریق یہ بھی تھا کہ سال میں تین مرتبہ کتب معین کر کے اعلان کیا جاتا تھا۔ کہ احباب جماعت ان کتب کا مطالعہ کریں۔ اور بعد ازاں ان کتب کا امتحان لیا جاتا تھا۔



ہجرت کے بعد یہ سلسلہ قائم نہ رکھا جا سکا۔ اب پھر اس سلسلہ کو مجلس تعلیم کی طرف سے جاری کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ مجلس تعلیم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایسے امتحانات سال میں دو دفعہ منعقد ہوا کریں۔ چنانچہ پہلا امتحان جولائی میں لیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے "دعوۃ الامیر" حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصنیف مقرر کی گئی ہے۔ اور امتحان کی تاریخ پندرہ جولائی بروز اتوار مقرر کی گئی ہے۔

مجلس تعلیم احباب جماعت سے پرزور اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس امتحان میں شریک ہوں۔ اور ہر وہ شخص جو لکھنا پڑھنا جانتا ہے اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مقررہ کتاب کا مطالعہ کر کے امتحان میں شریک ہوگا۔

امراء اور پریذیڈنٹ اور زعما صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں امتحان میں شریک ہونے کے لئے پرزور تحریک کریں۔ اور امتحان دینے والوں کے اسماء سے ہمیں مطلع فرمائیں۔

امتحان کا طریق یہ ہوگا کہ پرچہ جات امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کو بھجوا دیئے جائیں گے اور وہ اپنی نگرانی میں امتحان لے کر جوابات کے پرچے ہمیں بھجوا دیں گے۔ اس امتحان میں اول و دوم آنے والے حضرات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بطور انعامات دی جائیں گی۔ لجنہ اماء اللہ سے یہ درخواست ہے۔ کہ وہ بھی مستورات کو تحریک کر کے امتحان میں شامل کریں۔ مستورات میں سے جو اول و دوم آئیں گی۔ ان کو علیحدہ طور پر انعامات کے طور پر کتب دی جائیں گی۔

(سیکرٹری مجلس تعلیم)

## نتیجہ امتحان جلد بھجوائیں

بہت سی جماعتوں کے انصار کا نتیجہ امتحان نماز باترجمہ کا مرکز میں ابھی تک نہیں پہونچا۔ لہٰذا زعما صاحبان انصار کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ کو جن کو مرکز کی طرف سے نماز باترجمہ کے امتحان کے لئے ممتحن مقرر کیا گیا تھا بہت جلد نتیجہ لے کر مرکزیہ دفتر انصار اللہ ربوہ میں بھجوا دیں۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ تعلیم)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

اور شیعوں کی مندرجہ بالا شہادت سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہی دو عناصر اب بھی پاکستان میں فرقہ وارانہ سوال پیدا کر کے اس اتحاد و اتفاق میں رخنہ اندازی کر رہے ہیں۔ جس کی برکت سے پاکستان معرض وجود میں آیا۔ اور جس کی برکت سے آئندہ اس کی سالمیت قائم رہ سکتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ اس کا کیا علاج ہے کیا تحفظ حقوق؟ ہمارا جواب ہے کہ نہیں۔ یہ تو مرض کو بڑھانے والی چیز ہے۔ یہ دشمنان پاکستان تو یہی چاہتے ہیں۔ اس کا علاج وہی ہے جو قائد اعظم نے کیا تھا۔ جیسا کہ سہ روزہ انیس نے لکھا ہے۔ پاکستان پاکستان ہے "جب شیعہ شیعہ اور حنفی حنفی رہے۔ برابر کی حیثیت سے اپنے اپنے عقائد اور خصوصیات کی روشنی میں آزادانہ زندگی بسر کر سکے۔ ایک دوسرے کے معتقدات کا احترام واجب سمجھے۔ اسلام کا نام لے کر کوئی فرقہ دوسرے فرقے پر غالب آنے کی کوشش نہ کرے۔ مذہبی عقائد کو ہاتھوں کے شمار کی اکثریت سے بدلنے کی جدوجہد نہ کی جائے۔ اور مختصر یہ کہ قوم اور اسلام کے خوشنما الفاظ سے کسی ایک فرقہ کو فائدہ پہونچانے کی کوشش نہ کی جائے قوم اور اسلام کے نام سے حکومت اور پبلک کے ہر ادارے کو محض کسی مخصوص فرقے کی اجارہ داری حاصل نہ ہو۔ پاکستانی اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے سب کو برابر سمجھا جائے۔ سب کے حقوق اور مفاد کا خیال رکھا جائے۔" (انیس ۲۰ رجب ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۷ اپریل ۱۹۵۱ء)

(باقی)

روزنامہ ـــــــ الفضل ـــــــ لاہور

۳ رمئی ۱۹۵۱ء

# فرقہ دارانہ رجحانات

السید جعفر حسین زیدی رایت ہزاروی نے ایک اشتہار میں جس کا عنوان ہے "علمبردار تحفظ حقوق مولانا حافظ کفایت حسین صاحب قبلہ کی خدمت میں حافظ صاحب سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا ہے۔

جناب والا۔ مودبانہ التماس ہے کہ آپ نے آل پاکستان شیعہ کانفرنس کی مخالفت میں ادارہ تحفظ حقوق شیعہ لاہور کی بنیاد اس لئے ڈالی کہ آپ بحیثیت شیعہ کے جملہ شعبہ جات حکومت میں مناسب و مؤثر نمائندگی کے داعی تھے (رضاکار ۱۶ رمارچ و ۲۴ راپریل ۱۹۴۹ء ... جناب والا۔ آپ نے چار سال تک کانفرنس کی مخالفت جس بنیاد پر فرمائی۔ اسکو اب بحمد للہ آپ نے کراچی علماء کانفرنس میں تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ "اسلامی حکومت کے بنیادی اصول" نامی پمفلٹ پر آپ کے دستخط موجود ہیں۔ آپ نے بنیادی اصول کے سلسلہ میں مذہبی امور کے سوا تمام امور مملکت میں بلا امتیاز نسل و وطن مسلمانان پاکستان کے ساتھ اتحاد و اشتراک کی تجویز کو قبول فرما لیا ہے...

جناب والا۔ کیا شیعہ قوم آپ سے امید کرے کہ اب آپ کانفرنس میں شمولیت فرما کر اتحاد و اتفاق کی دولت سے قوم کو مالا مال کر دیں گے .... (اشتہار مذکور)

لطف یہ ہے کہ اسی اشتہار کے آخر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ

"جناب والا نے علماء کانفرنس کراچی میں مملکت پاکستان کو اسلامی حکومت قرار دیئے جانے کے جن بنیادی اصول پر دستخط فرما کر مہر تصدیق لگا دی ہے وہ سراسر شیعہ نقطہ نظر کے خلاف ہیں۔ ان بنیادی اصول میں علاوہ دیگر نقائص کے اجماع اور شوریٰ کو برحق تسلیم کر لیا گیا ہے۔ جس سے علمائے مجتہدین پاکستان میں ہیجان عظیم پیدا ہو گیا ہے ..... شیعوں کے پیغام موت پر آپ کے دستخط کر مصلحت سے کئے گئے ہیں" (اشتہار)

پھر اسی اشتہار میں حافظ صاحب کو مخاطب کر کے یہ بھی لکھا گیا ہے کہ

"یہ امر مسلمہ اور [illegible] کہ نارووال کا واقعہ کوئی اتفاقیہ نہیں بلکہ ایک گہری اور عمیق ترین سازش ہے۔ جبکہ پاکستان کی قسمت کا فیصلہ آخری مراحل پر ہے۔ ملک میں سنی شیعہ سوال پیدا کر کے مقصد حاصل کیا جا رہا ہے خداعداران ملت کے منصوبوں کو خاک میں ملائے۔ شیعہ و سنی سوال کہاں سرحد کشمیر کے پاس اور کب جب استصواب رائے کے زمانے کو مولا کریم نزدیک لا رہا ہے اور اس کشمیر میں جہاں بارہ لاکھ شیعہ آباد ہیں۔ کیا اس دال میں کوئی کالا نہیں ہے۔

ضرور بالضرور ع

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

حکومت کا فرض ہے کہ ایسے دشمنان پاکستان کی ٹوہ لگا کر کیفر کردار تک پہونچائے۔ خواہ وہ شیعہ ہوں یا سنی۔ (در نجف ۸ جون ۱۹۵۰ء)

(۳) آپ نے تاریخ اجرائے محاذ سے دو ہفتہ قبل محاذ لگا دینے کا اعلان بذریعہ پوسٹر فرما کر طول و عرض پاکستان کے شیعوں کو جوق در جوق نارووال پہونچنے کی دعوت دی تھی۔ مشورۂ قوم کے بغیر سول نافرمانی کی دعوت قبول نہ کرنے والوں کے لئے شرعی حکم کیا ہے۔ جبکہ شیعہ لیڈروں کی نظر میں یہ جھگڑا مذہبی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ خالص سیاسی ہے۔ (۴) اعلان سول نافرمانی کے بعد آپ صدر جمعیت احرار پاکستان کو اپنے ہمراہ لے کر منسٹر اعلےٰ حکومت پنجاب کے پاس تشریف لے گئے آپ کی ہمراہی کے لئے قوم شیعہ و پاکستان کی قدیمی دشمن جماعت احرار کے صدر کا انتخاب کس قومی فیصلہ کے ماتحت کیا گیا۔ (۵) جبکہ نارووال میں ذوالجناح روکنے والی جماعت احراری تھی اور مسلم لیگی اہلسنت شیعوں کے ساتھ تھے تو کیا آپ نے توجہ مبذول فرمائی کہ صدر احرار خود آپ کی پیٹھ ٹھونک کر حکومت سے تصادم کرا رہا ہے۔ اور آپکی تعریف و حمایت میں اپنے اخبار کے کالم سیاہ کر رہا ہے مگر اسی کی جماعت نے ذوالجناح روکنے پر سر دھڑ کی بازی لگا دی ہے۔ آپ نے قائد محاذ و ملت ہوتے ہوئے قوم کو اس حقیقت سے کیوں آگاہ نہیں فرمایا۔ اس میں آپ کی کیا قومی مصلحت تھی، حالانکہ شیعہ لیڈروں کا خیال اس گٹھ جوڑ کے متعلق حسب ذیل تھا

حافظ کفایت حسین صاحب ایک عالم شیعہ کا احرار پلیٹ فارم پر (بغیر مشورۂ قوم) ختم نبوت کے باب میں شہرۂ آفاق تقریریں کرنا۔ مولوی عطا اللہ شاہ بخاری کا شیعوں کی پیٹھ ٹھونکنا۔ جناب ماسٹر تاج الدین صاحب صدر جمعیت احرار کا معہ حافظ کفایت حسین صاحب آنریبل منسٹر اعلےٰ حکومت پنجاب کی ملاقات کا شرف حاصل کرنا۔ سرحد پاکستان یعنی بھارت و کشمیر کے آس پاس شیعہ سنی سوال چھیڑ کر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ اور حافظ کفایت حسین صاحب کی گرفتاری وغیرہ۔ غرض جو کچھ دیکھا جا رہا تھا۔ اندرونی بیماری کا خطرناک حملہ معصوم پاکستان پر ہے۔ جس پر ہر دیانتدار نیک فطرت مسلمان خون کے آنسو بہا رہا ہے۔" (در نجف سیالکوٹ) (۶) آپ نے ختم نبوت پر تقاریر کے لئے احرار سٹیج (بغیر مشورہ قوم) پسند فرمایا۔ جبکہ اسی زمانہ میں احرار نے اپنے پوسٹروں میں مندرجہ ذیل زہریلی سرخیوں سے شیعوں کے دل مجروح کئے۔ "فتنہ رفض کا قلع قمع کرنے کے لئے شیر بیشۂ حریت امیر شریعت کی خانیوال میں آمد" اور حافظ آباد کے اجلاس عام میں تعزیہ و ذوالجناح کو بت پرستی اور معاذ اللہ پنجتن پاک کو شیعوں کے پانچ بت کہہ کر شدید زخم لگائے۔ جس سے حافظ آباد کے شیعوں میں سخت ہیجان پیدا ہوا۔ باوجود توجہ یاد دہانی آپ کی احرار جماعت سے دوستی کس مصلحت کے ماتحت تھی۔ کیا ختم نبوت کی تقریریں شیعہ اسٹیج پر نہیں ہو سکتی تھیں (۷) آپ نے اسلامی جماعت یعنی فرقہ مودودیہ کے پوسٹروں پر جلی حرفوں میں دستخط فرمائے ہیں۔ جس میں انہوں نے حکومت پاکستان سے اپنے ڈھب کی اجماعی و شورائی حکومت بنانے کا مطالبہ کیا تھا۔ ان پوسٹروں پر بلا شرط آپ کے دستخط موجود ہیں مودودیوں سے آپ کا یہ گٹھ جوڑ قوم شیعہ کی کس تجویز کے ماتحت ہے۔ درآنحالیکہ قوم شیعہ خوب جانتی ہے کہ شیعوں کے لئے سب سے زیادہ خطرناک فرقہ مودودیہ ہے علاوہ اس کی سرگرمیاں ملک و ملت کے لئے انتہائی شبہ کی نظر سے دیکھی جا رہی ہیں۔

(اشتہار مذکور)

اس کے مقابلہ میں ہم سہ روزہ "انیس" لاہور سے حسب ذیل عبارت نقل کرتے ہیں:۔

"آثار و قرائن سے پتہ چلتا ہے۔ اور روز بروز یہی نظر آتا جا رہا ہے۔ کہ تاریخ ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کو دوہرائے گی۔ اور ماضی کے بے شمار مسلم حکمرانوں اور اسلامی سلطنتوں کی طرح پاکستان میں بھی عمل درآمد کیا جائیگا اسلام کے دل خوش اور ایمان افروز لفظ کو سامنے رکھا جائے گا۔ اور بنی امیہ اور بنی عباس کے ننگ اسلام طرز حکومت کو اسلامی حکومت کا نام دے کر "حقیقی اسلام" اور "حقیقی اسلام کے محافظ" "شہید کربلا" کے ماننے والوں پر طرح طرح کے مظالم توڑے جائیں گے۔ خدا نہ کرے کہ پاکستان میں ایسا ہو۔ لیکن اگر ہوا تو ہم حسینؑ کے نام لیواؤں اور علیؑ کے نقش قدم پر چلنے کا دعوےٰ کرنے والوں سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ آپ یونہی ہاتھ پر ہاتھ اور پکے مسلمان بنے رہیں گے"

(سہ روزہ انیس لاہور ۲۰ رجب المرجب ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۶ راپریل ۱۹۵۱ء)

ان سب اقتباسات کے پڑھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ شیعوں کے دونوں فریقوں کا احساس ہے کہ ملک میں ایسے عناصر موجود ہیں جو پاکستان کے بنیادی اصول کہ یہاں ہر فرقے کو یکساں حقوق حاصل ہوں گے۔ نہائت شدومد سے مخالفت کر رہے ہیں۔ اور جو یہاں فرقہ وارانہ تنازعات پیدا کر کے پاکستانیوں کے متحدہ محاذ کو نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔ اور انہی اقتباسات میں ان عناصر کی واضح نشاندہی موجود ہے یہ عناصر دو ہیں اول احراری اور دوم مودودی صاحب کی نام نہاد اسلامی جماعت۔

ان اقتباسات کے پڑھنے سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ان خود ساختہ "اسلامی مملکت کے بنیادی اصول" کے دیباچہ میں جو یہ کہا گیا ہے۔ کہ "مسلمانوں کے تمام بڑے بڑے فرقوں کے اکابر علماء نے باتفاق یہ اصول مرتب کئے ہیں"۔ اس کی کیا حیثیت ہے۔ اور مسلمانوں کے ایک بہت بڑے فرقہ شیعہ کا ایک معتدد حصہ اس عالم کے متعلق کیا خیال رکھتا ہے جس کے دستخط ان اصولوں پر لئے گئے ہیں۔

ہم یہ نہیں جانتے کہ شیعوں کے یہ دونوں فریق کن تفرقات کی بناء پر بن گئے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ پاکستان کے قیام اور تعمیر کے لئے شیعوں نے ویسی ہی قربانیاں دی ہیں۔ جیسی کہ سنیوں نے اور پاکستان مسلمانوں کے تمام فرقوں کی قربانیوں سے معرض وجود میں آیا ہے۔ اور اس لئے یہ کسی فرقہ کی واحد ملکیت نہیں ہے۔ جن دو عناصر کا اوپر ذکر ہوا ہے وہ وہی ہیں جو پاکستان کے پہلے بھی دشمن تھے

(باقی دیکھیں صہ۳ کالم ۱۲ پر)

# ہمارے ذریعے سے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام

## احرار کی مخالفت کا عملی جواب

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نائب وکیل التبشیر ربوہ

گذشتہ دنوں ربوہ کے قریب ایک گاؤں موضع لالیاں میں احرار نے اشتعال انگیز تقاریر کرکے وہاں کے سادہ لوح مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف اکسایا۔ اس زہریلے اثر کو زائل کرنے کے لئے جماعت احمدیہ نے بھی وہاں جلسہ کیا یہ امر سخت قابل افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ احرار ایک دفعہ جی بھر کر ہمیں بُرا بھلا کہہ چکے تھے۔ اور سیر ہو کر گالیاں دے چکے تھے انہیں پھر بھی یہ گوارا نہ ہُوا کہ وہ ہمیں اطمینان کے ساتھ اپنا مافی الضمیر لوگوں تک پہنچا لینے دیں مگر تاہم احرار کی انتہائی شر انگیزی کے باوجود ہمارا جلسہ نہایت امن کے ساتھ محترم مولانا ابوالعطاءؓ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہُوا اس موقعہ کے جملہ انتظامات اور عام نگرانی محترم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی زیر امارت تھی۔ اس جلسہ میں بہت سے فاضل مقررین نے تقاریر کیں۔ مگر اس حصہ کو قطع نظر کرتے ہوئے میں صرف جلسہ کے اس حصہ کو قارئین کے سامنے لاتا ہوں جس میں مختلف بیرونی ممالک کے طلباء نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بیرونی طلبہ کا سٹیج پر آنا یقیناً ہمارے لئے مسرت اور ازدیاد ایمان کا باعث تھا۔ اور احرار کے لئے لمحۂ فکریہ ہر ایک طرف ہمارا کام جہاں تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کرنا ہے۔ وہاں احرار کا مقصد لوگوں کو ہمارے خلاف اکسانا اور اپنے گزارے کا کوئی سامان پیدا کرنا ہے۔ فتفکروا یا اولی الابصار۔

بیرونی طلبہ میں تقریر کرنے والے ایک مسٹر رشید احمد صاحب تھے۔ جو امریکہ سے دینی تعلیم کی غرض سے ربوہ تشریف لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ آج ہمیں جو تکالیف دی جاتی ہیں۔ وہ کوئی نئی چیز نہیں۔ بلکہ انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی سلوک مخالفین کی طرف سے روا رکھا جاتا رہا ہے حضرت مسیحؑ کی مثال ہی دیکھ لیجئے کہ باوجود اسکے کہ حضرت مسیحؑ نے نہایت ہی پُر امن طریقہ پر اپنی دعوت کو پھیلایا۔ مگر پھر بھی مخالفین انہیں پتھراؤ کرنے سے نہ چوکے۔

آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے انہیں احمدیت کے ذریعے اسلام ایسے نور سے منور کیا۔ اور یہ کہ ان کی دلی خواہش ہے کہ وہ دل و جان سے اسلام اور مسلمانوں کی کوئی خدمت کر سکیں۔ پھر فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ جس نے اسلام کو بھیجا تھا۔ اس نے ساتھ ہی یہ وعدہ بھی کیا تھا۔ کہ وہ اس دین کی حفاظت کرے گا۔ آج وہی اسلام اس امر کا محتاج تھا۔ کہ کوئی اسکی مدد کرتا۔ یہ کام خدا ہی کا تھا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے ہی حضرت مسیح موعود کو اس غرض کے لئے بھیجا۔ اور آپ کی تائید میں بڑے بڑے نشانات دکھائے۔

رشید احمد صاحب کے علاوہ برادرم ابراہیم صاحب سوڈانی نے مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ کھینچتے ہوئے احرار کی موجودہ حالت پر نفرت کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ آج دنیا کی نجات احمدیت ہی کے ساتھ وابستہ ہونے میں ہے۔ جو اسلام کی صحیح نمائندگی کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب وہ ربوہ میں آئے۔ انہوں نے اس جماعت کے افراد کو آنحضرت صلعم کے صحابہ جیسا پایا۔ ان کے دلوں کو محبت خدا۔ عشق رسول عربیؐ محبت قرآن۔ تقویٰ اور ایمان سے بھرا ہُوا پایا حقوق اللہ اور حقوق العباد بجا لانے والا دیکھا۔ مساجد کو دن رات خدا کے ذکر سے بھرپور اور ہر چھوٹے بڑے۔ مرد اور عورت کو اسلام کی اشاعت کے لئے بیقرار دیکھا۔ اور اسکے لئے ہر قربانی کیلئے انہیں آمادہ پایا۔

مقررین میں سے دو نمائندے انڈونیشیا سے بھی تھے۔ چنانچہ مسٹر سپرجا نے احمدیت قبول کرنے کے ضمن میں اپنی بعض مشکلات کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ بعض احرار صفت لوگوں نے انڈونیشیا میں بھی ان کے لئے مشکلات پیدا کیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے میرے بیوی بچے بھی مجھ سے چھین لئے مگر انہوں نے ان تکالیف کی قطعاً پرواہ نہ کرتے ہوئے احمدیت کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کر دیا۔ اور اب خدا تعالےٰ نے انہیں توفیق دی کہ وہ ربوہ آکر علم دین حاصل کریں اور پھر اپنے ملک میں حقیقی اسلام کو پھیلائیں۔

برادرم صالح شبیبی صاحب نے بیان کیا۔ کہ انہوں نے ۱۹۴۸ء میں ایک انڈونیشین دوست سے سنا۔ کہ ہندوستان میں ایک شخص جو مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ ظاہر ہُوا ہے۔ اس وقت ان کے دل میں خیال آیا۔ کہ اگر یہ مسیح سچا ہے۔ تو حدیث شریف کے ماتحت انہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل بھی اگر جانا پڑے۔ تو مسیح موعودؑ کو سلام پہنچانا چاہیئے ایک طرف اس خیال کا آنا تھا۔ تو دوسری طرف مسلمانوں کی حالت زار۔ اور علماء زمانہ کی بدحالی ان کے سامنے آنے لگی۔ ان حالات کو دیکھ کر انہوں نے احمدی مبلغ کے پاس جو جاکرتا میں مقیم تھا۔ آنا جانا شروع کیا۔ اور مسائل کی تحقیق شروع کر دی۔ چنانچہ خدا کے فضل سے جلد ہی انہوں نے احمدیت کو قبول کر لیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب وہ ربوہ پہنچے تو انہوں نے اس امر سے بہت خوشی محسوس کی۔ کہ انہیں حضرت مسیح موعودؑ کے موعود خلیفہ کے قرب سے فیضیاب ہونے کا موقعہ ملا۔ جس کی انہیں مدت دراز سے خواہش تھی۔

پھر فرمایا۔ کہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ انہوں نے مجلس احرار کا نام سنا۔ اور یہ علم بھی ساتھ ہی حاصل ہُوا۔ کہ یہ احرار اس پاک جماعت کی مخالفت میں کمربستہ ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے آج اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے اور تمام دنیا میں مذہب اسلام کو پھیلانے کا کام سپرد کیا ہے۔ اور ساتھ ہی صالح شبیبی صاحب نے فرمایا کہ انہیں ہرگز امید نہ تھی۔ کہ ایک گروہ جو اپنے تئیں مسلمان کہلاتا ہے۔ وہ ایسے کام کی جرأت کرے گا۔ جو اسلام کی روح کے سراسر خلاف ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ تعجب انہیں یہ سنکر ہُوا کہ اس مجلس احرار کے افراد اس مخالفت میں شرافت کو بھی ہاتھ سے کھو دیتے ہیں اور اعلانیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیتے۔ اور آپ کی شان میں گندے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اس مجلس کے افراد اگر حقیقت میں مسلمان ہوتے اور ان کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوتا۔ تو اس قربانی کرنے والی جماعت میں شامل ہو کر تبلیغ ایسے مقدس کام میں ان کا ہاتھ بٹاتے نہ یہ کہ اسے تنگ کرتے۔ اسلامی تعلیم ہرگز ایسے بُرے اعمال کو پسند نہیں کرتی۔ بعدہ برادرم ابراہیم صاحب (بورنیو) نے بھی اپنے خیالات کا اختصار کے ساتھ اظہار کیا کہ وہ دینی تعلیم کی غرض سے ربوہ آئے ہیں۔ اور یہ کہ احرار کی ان بدعنوانیوں کو وہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ہمارے بھائی رضوان عبداللہ جو حبشہ سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ عربی زبان میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور احرار کو ناصحانہ مشورہ دیا۔ کہ وہ غور و فکر سے کام لیں۔ اور وقت کے امام کو شناخت کریں۔ کہ اسی میں ان کی نجات مضمر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ انہیں احرار کی مخالفت میں احمدیت کی صداقت کے سوا کچھ نظر نہیں آیا کیونکہ خدا تعالےٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ انبیاء اور ان کے متبعین کی ہمیشہ مخالفت ہوتی رہی ہے۔

اس کے بعد ہمارے چینی بھائی مسٹر عثمان نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا۔ اور فرمایا۔ کہ مجھے اسلام ہی کی تعلیم میں دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل نظر آیا۔ اور کہ احمدیت ہی موجودہ زمانہ میں اسلام کی صحیح نمائندہ جماعت ہے۔ جو اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔ ان کی خواہش تھی۔ کہ وہ دین اسلام سیکھیں۔ اور اسے لوگوں تک پھیلائیں۔

آخر ان کی یہ خواہش انہیں احمدیت میں ہی پوری ہوتی نظر آئی۔ اور وہ احمدیت کے حلقہ بگوش ہونے میں اطمینان اور مسرت محسوس کرتے ہیں۔

ان تمام مذکورہ بالا خیالات کو صفحہ قرطاس پر لانے کے بعد اس کا نتیجہ حق پرست قارئین پر ہی چھوڑتا ہوں کہ وہ خود اسباب کا اندازہ لگائیں۔ کہ ایذا رسانی اور گالیاں آیا مؤمنین کا شیوہ ہُوا کرتا ہے۔ یا ان کے مخاطب کردہ کا۔ ان طلباء کا یکزبان ہو کر احرار کی فتنہ انگیزی سے نفرت کا اظہار کرنا۔ صرف قولی جواب ہی نہیں۔ بلکہ عملی رنگ کا جواب ہے۔ اور ہماری تبلیغی مساعی کا ایک زندہ فاتحانہ نشان ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ ایک شخص جو قادیان کی گمنام بستی سے خدا کا نام لے کر اٹھا۔ آج اطراف عالم میں اس کی آواز پر لبیک کہنے والے موجود ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

---

## دعائے مغفرت

مولوی عبدالواحد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے بڑے بھائی مولوی عبدالرزاق صاحب کی زوجہ قریباً ایک ماہ بیمار رہ کر فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ نہایت پاکباز خاتون تھیں۔ اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنی رضا سے ممسوح فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سید عبدالحی متعلم جامعہ احمدیہ۔ احمد نگر
تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

# آداب الصلوٰۃ

از مکرم شیخ غلام مجتبیٰ صاحب، کوئٹہ)

حضرت میر محمدؐ اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خداوند کریم نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ ایک طرف اگر آپ خلق خدا کی خدمت سے سرشار رہتے تھے۔ تو دوسری بڑی خوبی آپ کی لوگوں کو دینی تربیت سے بہرہ ور کرنا بھی تھی۔

آپ اپنے درس قرآن اور درس حدیث کے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے باربار حاضرین مجلس کو مختلف امور کی طرف متوجہ فرماتے اور ذکّر فان الذکر تنفع المومنین کا صحیح نقشہ پیش فرماتے۔ مثلاً "آداب الصلوٰۃ کو صحیح طریق پر ادا کرنے کے موضوع پر آپ دو ایک دن کے بعد مسلسل حاضرین مجلس کو متوجہ فرمایا کرتے تھے۔ خصوصاً مدرسہ احمدیہ کے طلباء تو آپ کی خاص توجہ کے مورد ہوتے تھے۔ کیونکہ آنے والے زمانہ قریب میں انہی طلباء کو دنیا کی اخلاقی اور تمدنی تربیت کا بیڑا اٹھانا تھا۔

میں بھی ان دنوں قادیان دارالامان میں مقیم تھا جو کچھ میں نے حضرت میر محمدؐ اسحاق رضی اللہ عنہ سے آداب الصلوٰۃ پر سنا۔ اس کو اپنے الفاظ میں درج کرنے کی جراءت کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ

**(۱) آداب الصلوٰۃ:۔** (نماز کے لئے آنا) انسان جب مسجد میں نماز کے لئے آتا ہے۔ اور آگے نماز کھڑی ہو۔ اور امام رکوع میں جانے کے لئے اللہ اکبر کہے۔ تو اس نمازی پر لازم ہے۔ کہ اس رکوع کو لینے کے لئے دوڑ کر شمولیت نہ کرے۔ ارشاد نبویؐ اس بارہ میں یوں ہے۔ علیکم بالسکینۃ و الوقار۔ نماز میں اطمینان اور وقار اختیار کرو۔ ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا۔ جو تمہیں مل جائے۔ ادا کرو۔ اور جو تم سے رہ جائے۔ بعد میں اس کو پورا کرو۔

**(۲) صفوں کی درستی۔** امام کو لازم ہے۔ کہ وہ بغور صفوں پر نظر ڈالے کہ کہیں صفیں ٹیڑھی تو نہیں۔ اس بارہ میں بھی ارشاد نبویؐ یوں آیا ہے۔ ان تصفیۃ الصفوف من اتمام الصلوٰۃ یعنی تکمیل صلوٰۃ کے لئے ضروری ہے۔ کہ صفیں سیدھی اور درست ہوں۔

**(۳) صفوں کا پورا ہونا۔** بڑی بڑی مساجد میں عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ ابھی ایک صف پوری نہیں ہوتی۔ کہ دوسری شروع کر دی جاتی ہے۔ یہ طریق بھی آداب الصلوٰۃ کے منافی ہے۔ صفوں کو پورا کرنا بھی نماز کی تکمیل کی شرائط میں سے ہے۔ ارشاد نبویؐ یوں ہے۔

"ان الصف الاول فالاول"

پہلی صف پوری کرکے پھر دوسری صف شروع کرنی چاہیئے۔

**(۴) امام وسط میں رہے:۔** بعض لوگ نماز میں شامل ہونے کے لئے دائیں یا بائیں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور جو بعد میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ بھی اسی طرف کھڑے ہوتے ہیں۔ اس طرح صف ایک طرف ہی زیادہ ہو جاتی ہے۔ یہ طریق بھی درست نہیں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان اس بارہ میں یوں ہے۔ وسطوا الامام۔ یعنی نماز کی ادائیگی کے وقت امام کو درمیان میں رکھو۔ جو شخص نماز میں شامل ہوتا ہے۔ وہ دیکھے کہ میں کس طرف کھڑا ہوں کہ امام درمیان میں رہے۔

اگر پہلی صف پوری ہو چکی ہے۔ تو وہ نئی صف میں عین امام کے پیچھے کھڑا ہو۔ اور جو بعد میں لوگ آئیں۔ تو وہ اس شخص کے دائیں بائیں اس طریق پر تقسیم ہوں۔ کہ امام بہرصورت درمیان میں رہے۔

مختصراً یہ کہ (۱) نماز میں شمولیت کے لئے سکینت اور وقار اختیار کریں۔ (۲) صفوں کی درستی لازمی ہے۔ (۳) صفوں کا پورا ہونا (۴) امام کو وسط میں رکھنا۔

یہ چند اصول آداب صلوٰۃ کے ہیں۔ جو کہ حضرت میر محمدؐ اسحاق رضی اللہ عنہ متواتر تاکید فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ ان امور سے آج کل بھی عام طور پر غفلت برتی جاتی ہے۔

جس وقت امام رکوع میں ہوتا ہے۔ تو شامل ہونے والے افتاں وخیزاں رکوع کو حاصل کرنے کے لئے دوڑ کر آتے ہیں۔ صفیں بڑھی ہوتی ہیں صفیں نامکمل ہوتی ہیں۔ بعض لوگ امام کو وسط میں نہیں لاتے۔ اور ایک طرف ہی کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تمام باتیں آداب الصلوٰۃ کے خلاف ہیں۔

**نماز کی غایت:۔** نماز علاوہ فوائد دینیہ شامل ہونے والوں کے ڈسپلن کو ظاہر کرتی ہے۔ آپ نے اگر کسی بادشاہ یا نواب کا دربار دیکھا ہو۔ تو آپ پر عیاں ہو جائے گا۔ کہ وہاں پر درباری اور فوجی کس طرح ڈسپلن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور اپنے قواعد و ضوابط کی پابندی کس طور پر بجا لاتے ہیں۔

تو کیا ہم جب خدا کے دربار میں حاضر ہونے کے لئے جائیں گے۔ تو خدا کی عزت و جبروت اور اسکی دائمی بادشاہت اور اس کے جاہ و جلال کا ہمارے قلوب پر اتنا اثر بھی نہ ہو۔ کہ ہم شائستہ اور مہذبانہ طور پر ڈسپلن کو ملحوظ نہ رکھ سکیں۔ پس یہ راقم الحروف قارئین کرام سے ملتجی ہے۔ کہ وہ براہ کرم مذکورہ امور کو ادائیگی نماز کے وقت مدنظر رکھیں۔

# مدرسہ احمدیہ اور احباب جماعت

احمدی احباب اور بالخصوص تبلیغ واشاعت اور اعلائے کلمۃ اللہ سے دلچسپی رکھنے والے دوستوں سے مدرسہ احمدیہ کی اہمیت پوشیدہ نہیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں صرف یہی ایک ادارہ ہے۔ جو تبلیغ اسلام کے لئے مبلغ پیدا کرتا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ جس قدر مبلغ زیادہ ہوں گے۔ تبلیغی مشن اتنے ہی وسیع ہوں گے اور تبلیغ ہی سلسلہ احمدیہ کا اصل الاصول ہے۔

مدرسہ احمدیہ میں پہلے مڈل پاس طلباء کو داخل کیا جاتا تھا۔ مگر پچھلے سال سے حضور کے ارشاد گرامی کے مطابق مدرسہ احمدیہ میں میٹرک پاس طلباء کا داخل کیا جانا قرار پایا ہے۔ اور ان کو دو سال میں مدرسہ احمدیہ کا کورس پورا کرایا جاتا ہے۔ اور پھر دو سال میں مولوی فاضل کا کورس کرایا جاتا ہے۔ مگر دیکھا جا رہا ہے۔ کہ احباب جماعت نے اس امر کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ کہ وہ اپنے میٹرک پاس بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں مدرسہ احمدیہ میں داخل کروائیں۔ تاکہ وہ آئندہ تعلیم حاصل کرکے تبلیغ اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے قابل فخر ہستیاں بنیں۔ اب چونکہ عنقریب میٹرک کے طلباء کا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ اس لئے طلباء اور ان کے والدین کرام کو چاہیئے۔ کہ وہ دینی خدمت کے لئے اپنے بچوں کی زندگیاں وقف کریں اور انکو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرکے اپنے آقا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ والدین! جنہوں نے خدمت دین کے لئے اپنی اولادیں وقف کیں۔ اور ہمیشہ ہمیش کے لئے ثواب اخروی کے مستحق ہوئے۔ اور خوش قسمت ہیں وہ طلباء جنہوں نے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوکر اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہا۔

امید ہے۔ کہ احباب جماعت اس طرف ضرور توجہ کریں گے۔ اور اپنے میٹرک پاس بچوں کو خدمت اسلام کے لئے مدرسہ احمدیہ میں داخل کروائیں گے۔

(خاکسار محمدؐ اسلم فاروقی (رکن بزم احمدؐ) متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر)

# تعمیر مسجد احمدیہ ایبٹ آباد

تعمیر مسجد احمدیہ ایبٹ آباد کے لئے مندرجہ ذیل احباب نے جو یہاں سے تبدیل ہوکر چلے گئے ہیں۔ اپنا اپنا معین چندہ تحریر کرایا ہوا ہے۔ اور ان میں سے بعض نے جزوی ادائیگی کی ہوئی ہے۔ اور بعض نے اپنے وعدوں کو کام تعمیر کے شروع ہونے تک التوا میں ڈالا ہوا تھا۔ لہٰذا احباب ذیل کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام تعمیر شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے وہ اپنی موعودہ رقومات و بقایا کی ادائیگی فرما کر ممنون فرماویں۔ چونکہ تعمیر کی نگرانی و اخراجات کی امانت جماعت نے میرے سپرد رکھی ہے۔ اس لئے رقم خاکسار کے نام ارسال فرمائی جاوے۔

(۱) پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد سالم رقم موعودہ (۲) جناب مکرم میجر سید ضیاء الحسن صاحب سالم رقم موعودہ
(۳) جناب صوبیدار بشیر احمدؐ صاحب بقایا (۴) جناب حوالدار عبدالستار صاحب "
(۵) جناب سعید گل خان صاحب سالم رقم موعودہ (۶) جناب ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بقایا
(۷) جناب مکرم خان رستم خان صاحب " " " (۸) جمعدار محمدؐ یعقوب خان صاحب سالم رقم موعودہ
(۹) جناب مرزا منظور احمدؐ صاحب " " " (۱۰) جناب مرزا مقصود احمدؐ صاحب بقایا
(۱۱) عزیز القدر سعید احمدؐ صاحب خالد ابن جناب کیپٹن چودھری غلام احمدؐ صاحب سالم رقم موعودہ
(۱۲) جناب ملک عزیز احمدؐ صاحب سالم رقم موعودہ (۱۳) جناب پیر محمدؐ زمان شاہ صاحب وکیل بقایا
(۱۴) جناب مولوی محمدؐ عرفان صاحب بقایا (۱۵) جناب میاں مبارک احمدؐ صاحب کمپونڈر سالم رقم موعودہ

(خاکسار عبدالسبوح خان مولوی فاضل بی۔ اے ایل ایل بی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد)

# ریلوے حکام توجہ فرمائیں

آج جماعت احمدیہ خانیوال و میاں چنوں کے ایک غیر معمولی اجلاس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس ہوئی کہ چناب ایکسپریس "ربوہ" (جو دنیا بھر کے احمدیوں کا صدر مقام ہے) کے ریلوے اسٹیشن پر نہیں ٹھہرتی۔ جس سے مسافران ربوہ کو بے حد تکلیف ہوتی ہے۔ یہ اجلاس نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ذمہ دار حکام کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ چناب ایکسپریس ٹرین کو ربوہ اسٹیشن پر ٹھہرانے کا انتظام فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ (خاکسار احمدؐ دین سکرٹری جماعت احمدیہ خانیوال ومیاں چنوں)

# لاتنابزوا بالالقاب (قرآن مجید)

از محمد احمد صاحب جامی ۔ لائل پور

جماعت احمدیہ کے بانی (علیہ السلام) نے اس سلسلہ میں شامل ہونے والے افراد کا نام "احمدی مسلمان" رکھا۔ اس کی وجہ آپ نے یہ تحریر فرمائی کہ "میں آنحضرت رسول عربی کے لائے ہوئے دین اسلام کی تجدید اور تکمیل اشاعت کے لئے حضور ہی کی پیشگوئی کے مطابق مبعوث کیا گیا ہوں میرا ظہور جمالی ہے ایسے ہی جیسے مسیح ناصری علیہ السلام موسوی شریعت کی تجدید اور تبلیغ کے لئے امن کا پیغام لے کر آئے تھے۔ چونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جمالی صفات اسم "احمد" سے ملزوم ہیں۔ لہذا میری جماعت جو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا بیڑا اٹھا رہی ہے۔ اور پر امن ذرائع سے تکمیل مقصود کرے گی۔ احمدی جماعت کہلائے گی"

جب حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام کی مخالفت میں علماء میدان میں آئے تو انہوں نے آپ کو دشنام دہی اور برے القاب سے موسوم کرنے کے ساتھ آپ کے لائے ہوئے پیغام کی تصدیق کرنے والوں کو بھی کافر بنایا۔ اور بزعم خود دائرہ اسلام سے نکالا۔ شاید انہوں نے اسلام کے "دائرہ" کو اپنی اجارہ داری سمجھ لیا تھا۔ اور تحقیر سے انہیں مرزائی کا لقب دیا۔ قادیان کی نسبت سے قادیانی بھی کہا گیا۔ یہ نام ایسے ہیں۔ جن سے کوئی احمدی اپنے آپکو پکارا جانا پسند نہیں کرتا۔ مگر ہمارے مختلف العقیدہ بھائی ہمیں ان ناموں سے یاد کرنے پر مصر ہیں۔ ایسے کرمفرماؤں کی خدمت میں چند گذارشات پیش کر رہا ہوں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے لا تنابزوا بالالقاب۔ یعنی دوسروں کو القاب سے نہ پکارو۔ لقب سے مراد وہ نام ہے۔ جو کسی کے اصل نام سے سوا اسے دیا جائے۔ یہ نام کسی فرد یا جماعت کے کسی پہلو سے ماخوذ ہو سکتا ہے۔ فرد کی ذات، عقائد، حسب نسب یا نسب، مکانی کسی لقب کی وجہ بن سکتے ہیں بعض لوگ مخصوص القاب سے پکارا جانا پسند کرتے ہیں مگر جو نام محض اس لئے اس کا ذکر استعمال کیا جائے کہ پوشیدہ نفرت کا اظہار ہو سکے۔ ایسے موصوف کس طرح گوارا کر سکتا ہے؟ خود قرآن کریم [illegible] ہی اصول کو اپنایا ہے۔ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ [illegible] ام کے متبعین کو عدولی احکام کی وجہ سے گمراہ۔ بے دین، مغضوب، اور ملعون کہا گیا ہے۔ مگر جہاں ان کا ذکر آیا ہے۔ انہیں ان کے نام یہود سے ہی پکارا ہے۔ جس کا لفظی ترجمہ ہے "ہدایت یافتہ" یہاں سے کہ سب لوگ انہیں الیہود "یہود" جانتے ہیں۔ اگر انہیں ملعون پکارا جائے تو یہ اسلامی اخلاق کے منافی ہے

اور انہیں قریب لانے کی بجائے اور دور لے جانے گا بد۔

جب ہم مرزائی پکارے جانے پر احتجاج کرتے ہیں۔ تو عموماً کہا جاتا ہے۔ کہ ہم آپ کو احمدی سمجھتے ہی نہیں احمدی تو وہ ہے جو ہماری طرح سچا مسلمان ہو۔ آپ تو "غیر احمدی" ہیں۔ اب اگر کسی کا نام یا کردار دوسرے کو پسند نہ ہو۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اس کا نام بگاڑ کر اپنی پسند کا نام اسے دے دے اس طرح تو آپس کے تعلقات میں انتہائی بدمزگی پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلاً کسی صاحب کا نام "ناصر الدین" ہے۔ ہم انہیں دلیل دیں۔ کہ آپ تو قرآن کا مذاق اڑاتے ہیں۔ نماز کبھی نہیں پڑھتے۔ اسلامی احکام کو فرسودہ سمجھتے ہیں۔ آپ کو ہم "دین اسلام کا مددگار" کیسے سمجھ لیں؟ آپ کا نام تو منکر خان یا ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ تو کیا وہ اسے برداشت کر لیں گے؟ یا پھر کسی ان پڑھ مسمیٰ عالم خان کو "جاہل خان" اور کسی کالے رنگ کے "صبح صادق" کو "ظلمت شب" کہہ دیں کہ ہم انہیں ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ تو کیا دنیا [illegible] چل سکتا ہے؟

یہ مثالیں میں نے بطریق تنزل دی ہیں۔ ورنہ حق یہ ہے۔ کہ ہمارے اندر لفظ احمدی کی حقیقت [illegible] نفسیات کا مسلمہ اصول ہے۔ کہ آپ جسے اپنا ہمدرد بنانا چاہتے ہیں۔ اور اس کی صلاحیتوں سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہیں۔ تو جہاں اس کے خیالات عقائد اور پسندیدہ عادات کا احترام کریں۔ وہاں اولاً اسے صحیح نام سے پکاریں۔ اگر ابتدا ہی اس کے نام سے لگاڑنے سے کی جائے۔ تو اس کی ہمدردی حاصل کرنا تو کجا آپ اس سے اپنے تعلقات کو کشیدہ کر لیں گے۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اس حقارت سے کوشش قدم کو عداوت پر محمول کرلے اور قریب کی جگہ آپ کو دیکھ کر رستہ چھوڑ دے۔ اور آپ کی صحبت سے احتراز کرے اب ہمارے بھائی ہمیں غلطی خوردہ سمجھتے ہیں۔ اور اپنے بڑے بڑے جلسوں میں ہماری تباہی کی دعا کے بعد ہماری ہدایت کے لئے بھی دعا کرتے ہیں لیکن عملاً وہ ایسے فعل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کہ ہم ان کے خیالات سننے سے قبل ہی ناک چڑھا لیں۔ تو کیا وہ ہماری "اصلاح" کی امید کر سکتے ہیں؟

بہرحال ـــ میں امید کرتا ہوں کہ اس بھول کے مرتکب ہونے والے ہمارے بھائی ان حقائق کو ٹھنڈے دل سے سوچیں گے۔ وما ارید الا الاصلاح جلیلی ربلین قومی:

---

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو خطاب کیا کریں

---

# اراضی ربوہ کے متعلق

## ضروری اعلان

(۱) ربوہ دار الہجرت میں جلد سے جلد آبادی کی ضرورت ہے۔ سابقہ تجربہ بتلاتا ہے کہ احباب عمدہ ٹکڑے اپنے لئے ریزرو کرا لیتے ہیں لیکن مقررہ مدت کے اندر مکان کی تعمیر نہیں کرتے جس کی وجہ سے بعض دوسرے دوست جو جلد مکان کی تعمیر کی توفیق رکھتے ہیں۔ مکان تعمیر نہیں کر سکتے اور اس طرح شہر کی ترقی میں خواہ مخواہ کی روک پیدا ہو رہی ہے۔

ان تمام امور پر غور کرتے ہوئے الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ نے اپنے اجلاس مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۱ء میں حسب ذیل تجویز کی ہے۔ جو بعد منظوری سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کی اطلاع کے لئے شائع کی جاتی ہے

"محلہ "س" میں آبادی کے لئے قطعات دینے کے لئے اساسی طور پر یہ اصل قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ان مقاطعہ گیران کو مقدم کیا جائے گا۔ جو فوری طور پر مکان بنانے کا یقین دلائیں۔ اور مکان کے لئے مطلوبہ اینٹوں کی رقم صدر انجمن احمدیہ میں بمد خریداری اینٹ جمع کرا دیں اور اپنی درخواست میں اس بات کا یقین دلائیں کہ بموجب اعلان شائع شدہ الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء قطعہ کی اطلاع ملنے کے دو ماہ کے اندر اندر اپنے مکان کی تعمیر شروع کر دیں گے۔ اور چھ ماہ کے اندر اندر اسے مکمل کر لیں گے۔ ورنہ وہ الاٹمنٹ بغیر نوٹس منسوخ سمجھی جائے گی۔ اور دوسرے مستحق کو جو ان شرائط کا انشاء اللہ پورا کرے گا۔ دی جائیگی مکان سے مراد کم از کم ایک رہائشی کمرہ ہے۔ جن دوستوں کی الاٹمنٹ ایک دفعہ مندرجہ بالا شرائط کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے منسوخ ہو گی۔ انہیں محلہ الف۔ ب یا محلہ ج میں جگہ مل سکے گی"۔

(۲) جن دوستوں کی طرف سے اس اعلان کی اشاعت کے ایک ماہ کے اندر اندر اینٹوں کی قیمت، ناظم صاحب جائداد کے پاس بمد خریداری اینٹ جمع ہو جائیگی۔ ان کا فیصلہ کمیٹی کرے گی۔ باقی دوستوں کے متعلق زمین بیچنے کی صورت میں بعد میں فیصلہ کیا جائے گا۔

(۳) اینٹوں کیلئے کم از کم تین صد روپے کی رقم جمع کرائی جائے اور ساتھ دفتر ہذا کو بھی اطلاع دی جائے۔ اس سے کم رقم جمع کرانے کی صورت میں غور نہ ہو سکے گا کمی بیشی بعد میں بتلا دی جائیگی

(۴) الاٹمنٹ کا فیصلہ کرتے وقت ہر دوست کے مقاطعہ گیری نمبر کو ملحوظ رکھا جائیگا۔

خاکسار عبد الرشید قریشی

سیکرٹری الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ ۔ ضلع جھنگ

۲۲۔ شہادت ۱۳۳۰ھش ۲۲ اپریل ۱۹۵۱ء

# حصول قبضہ و انتقال مقاطعہ اراضی ربوہ دار الہجرت

## کے متعلق ضروری اعلان

(۱) قابل تقسیم پلاٹس کی مستقل پلاٹ بندی کے اخراجات کو پورا کرنے کیلئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ ہر پلاٹ کا قبضہ دیتے وقت مقاطعہ گیر سے -/۳ (تین روپے) فی پلاٹ بطور فیس نشاندہی چارج کئے جائیں۔ احباب مطلع رہیں۔

(۲) بعض دوست لیز (Lease) کا حق دوسرے کے نام منتقل کرانا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ پہلے اس کا اعلان اخبارات میں کر دیا جایا کرے تا اگر کسی دوسرے دوست کو کوئی اعتراض ہو تو وہ پیش کر سکے لہٰذا دوست آئندہ انتقال کی درخواست کے ساتھ دس (۱۰/-) روپے برائے اخراجات اشاعت اعلان انتقال اراضی ربوہ محاسب صاحب ربوہ کے نام ارسال فرمایا کریں۔

(۳) یاد رہے کہ درخواست برائے انتقال دو معتبر گواہوں اور امیر یا پریذیڈنٹ جماعت مقامی کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیے نیز انتقال کے متعلق آخری فیصلہ کرنے سے قبل دفتر ہذا سے اجازت کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ (اسسٹنٹ سکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

# خریداران الفضل فوری توجہ دیں

جن احباب کی قیمت اخبار ماہ مئی ۱۹۵۱ء میں ختم ہو رہی ہے۔ اُن کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر)



## درخواست دعا

عرصہ دراز سے میری مامی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد علی خان صاحب نواب شاہ سندھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اور درویشان قادیان اور جملہ احباب سے محترمہ مامی صاحبہ کے لئے درد دل سے صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار ظفر اللہ خان نواب شاہ سندھ)

# انتقال اراضی ربوہ دار الہجرت

اراضی ربوہ کے متعلق مندرجہ ذیل انتقال / انتقالات لیز کے بارہ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو اس انتقال / ان انتقالات کے متعلق کسی قسم کا اعتراض ہو تو اعلان ہذا کی تاریخ اشاعت سے ۱۵ دن کے اندر اندر دفتر ہذا کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مطلع فرمائیں۔ ورنہ بعد میں کوئی شکایت نہیں سنی جائے گی۔

| نمبر شمار انتقال | قطعہ محلہ بلاک | رقبہ مرلے | رقبہ کنال | حاصل کردہ | انتقال بنام |
|---|---|---|---|---|---|
| (۱) | ۲۱/۲ ص | - | ۴ | صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب رتن باغ لاہور | ملک عطاء اللہ صاحب ملک عطاء الرحمن صاحب مبلغ فرانس پسران ملک خدا بخش صاحب مرحوم کوچہ گگے زئیاں لاہور |
| (۲) | ۱۰/۱ ص | - | ۲ | حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب ربوہ | ڈاکٹر محمد ظہور صاحب مہاجر قادیان حال D/۳۲۳ بوہڑ بازار راولپنڈی |

اسسٹنٹ سکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

## ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ضروری اطلاع

بل ماہ اپریل ۱۹۵۱ء آپ کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ ان کی ادائیگی ۱۰ مئی ۱۹۵۱ء تک دفتر اخبار الفضل میں ضروری ہے۔ ورنہ آپ کے **بنڈل** کی ترسیل روک دی جائیگی۔ (مینیجر الفضل لاہور)

**ہمارے مشتہرین آرڈر دیتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں**

## حکومت ہند زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو پاکستان دھکیلنا چاہتی ہے

کراچی ۲ رمئی ۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر امور بحالیات نے ایک بیان مسٹر اے۔ پی جین ہندوستانی وزیر بحالیات کے جواب میں دیا ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا ہے۔ کہ مسٹر جین نے پاکستان پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ اس نے جائنٹ سٹاک کمپنیوں پر قبضہ کر کے خلاف قانون کارروائی کی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر جین نے یہ الزام لگانے سے پہلے پاکستان کے قانون کا مطالعہ نہیں کیا۔ اور یہ الزام لگا دیا ہے کہ پاکستان کی حکومت نے ایسی کمپنیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس کے حصہ داروں کی اکثریت پاکستان سے جا چکی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی تمام جائیدادوں پر ہندوستانی حکومت قبضہ کر چکی ہے۔ حالانکہ قانون کے مطابق اسے ایسا کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کو متروکہ جائداد سے اپنی جائدادوں سے تبادلہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہندوستانی حکومت مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں پاکستان دھکیلنا چاہتی ہے۔

### ڈاکٹر گراہم اتحادی نمائندہ برائے کشمیر

لیک سکسس ۔ ۲ رمئی ۔ کل رات سیکیورٹی کونسل کے اجلاس میں ڈاکٹر فرینک گراہم کو اتحادی نمائندہ برائے کشمیر مقرر کرنے کا فیصلہ ہو گیا۔ قرارداد کے حق میں سات ووٹ آئے۔ کوئی ووٹ قرارداد کے خلاف نہ آیا۔ جن چار ممالک نے رائے دہی میں حصہ نہ لیا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ روس۔ یوگوسلاویہ ہندوستان اور نیدرلینڈ۔ صدر نے اعلان کیا اور ہندوستانی نمائندہ سر جی۔ این۔ راؤ نے تصدیق کر دی کہ ہندوستان نے منشور کی اس شرط کے تحت حصہ نہیں لیا۔ جو کسی تنازعہ کے فریقین کو ووٹنگ میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دیتی۔

اس سے قبل روسی نمائندہ مسٹر جیکب ملک نے ایک امریکی شہری کو اس عہدہ پر مقرر کرنے کی مخالفت کی تھی۔

### جنرل میکارتھر بند کمرے میں بیان دینگے

واشنگٹن یکم مئی سینٹ کمیٹی نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ جنرل میکارتھر کو خارجہ معاملات کی پالیسی اور مشرق بعید میں فوجی کارروائی کے بارے میں خفیہ اجلاس میں اظہار خیال کا موقع دیا جائے اگر انہوں نے کھلے بندوں بیان دینے پر آمادگی کا اظہار کیا تو کمیٹی کو کسی قسم کا اعتراض نہ ہوگا۔

### ولندیزی فنی تجارتی معاہدہ

دی ہیگ ۔ ۲ رمئی ۔ یکم اپریل ۱۹۵۲ء تک کے لئے ہالینڈ اور فن لینڈ کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ کیا گیا ہے۔ فنلینڈ سے برآمدات میں لکڑی۔ کالی مرچ اور سلولوز شامل ہوں گی۔ ہالینڈ فنلینڈ کو کوکو۔ کھاد۔ بلب۔ تیل۔ نمک اور کوئلہ مہیا کریگا۔ (استار)

## روس کو ایرانی تیل کا ایک قطرہ بھی نہیں دیا جائے گا

لندن ۲ رمئی ۔ کہا جاتا ہے کہ نئے ایرانی وزیر اعظم مصدق سے جب اخباری نامہ نگاروں نے یہ سوال کیا۔ کہ اگر اینگلو ایرانی کمپنی ایرانی ملک بنا دی گئی۔ تو کیا وہ روس کو تیل فروخت کریں گے۔ تو انہوں نے جواب دیا ”نہیں ایک قطرہ بھی روس کو نہیں دیا جائے گا“

وزیر اعظم کو اس کا اندازہ نہیں تھا۔ کہ معاوضہ میں کتنی رقم ادا کرنی ہوگی مگر ان کے خیال میں آسانی سے اس کا حساب لگایا جا سکتا ہے۔ بعض لوگوں کے اندازہ کے مطابق کمپنی کی مالیت ۲۵ کروڑ پاونڈ ہے لیکن کچھ لوگ اسکی دگنی رقم کا تخمینہ بتاتے ہیں ــــ کمپنی کو اپنا کاروبار چلانے میں ۵۰۰۰۰ پونڈ سالانہ صرف کرنا ہوتا ہے۔ جس میں صرف تیل نکالنا ہی نہیں بلکہ تعلیم و تربیت۔ صحت اور مواصلات کے اخراجات بھی شامل ہیں۔

اگرچہ لندن میں تیل کے ذرائع کو قومی ملکیت بنانے کی ایرانی خواہش کے ساتھ برابر ہمدردی ظاہر کی جا رہی ہے۔ لیکن مبصرین کی سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایسے اچانک انتہا پسند اقدامات سے عملی طور پر یہ مقصد کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔

سینیٹ نے بھی قومی ملک بنانے کی منظوری دے دی ہے اور اب اس مسودہ قانون کے قانون بن جانے میں صرف شاہ کے دستخط کی ضرورت باقی رہ گئی ہے یہ تسلیم کیا جا رہا ہے کہ خواہ ان کی ذاتی رائے کچھ بھی ہو۔ لیکن پارلیمنٹ کی مرضی پوری کرنے کے علاوہ شاہ کے پاس کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

کہا جاتا ہے کہ طہران کے ہوائی اڈہ میں شاہ کا ذاتی طیارہ تیار کھڑا ہے۔ اور بغداد کے علاقہ موسمی حالات کی انہیں اطلاع دی جا رہی ہے۔ حال میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ طبی معائنہ کے لئے انہیں باہر جانا ہے۔ (استار)

### طبقات الارض کے جرمن ماہرین بلوچستان

کوئٹہ ۲ رمئی۔ توقع ہے کہ جلد ہی بلوچستان میں یورینیم اور دوسرے معدنیات کی تلاش شروع ہو جائے گی ــــ صوبہ کے کوہستانی علاقوں کا جائزہ لینے کے لئے طبقات الارض کا ایک جرمن ماہر مغربی جرمنی سے یہاں آ گیا ہے (استار)

## حکومت ہند نواب معین نواز جنگ پر مقدمہ دائر کریگی

نئی دہلی ۲ رمئی ۔ وزیر امور ریاستی مسٹر گوپال سوامی آئینگر نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ حکومت حیدر آباد جن مقدمات کی تحقیقات کر رہی ہے۔ ان میں ماخوذ ۱۸۸ افراد پاکستان بھاگ چکے ہیں۔ حکومت ہندوستان نے ان افراد کی واپسی کا پاکستان کی حکومت سے کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ ایک دوسرے سوال کے جواب میں آپ نے بتایا۔ کہ برکلے بنک سے چار لاکھ پونڈ جو حیدر آباد کی ملکیت ہے۔ کی واپسی کے سلسلہ میں برکلے بنک اور مسٹر ظہیر احمد نے اپنی صفائی پیش کر دی ہے۔ لیکن نواب معین نواز جنگ نے کوئی صفائی پیش نہیں کی۔ نواب معین نواز جنگ کے خلاف مقدمہ قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ نواب معین نواز جنگ نے دس لاکھ سات ہزار ۹ سو ۴۰ پونڈ کی رقم پاکستانی ہائی کمشنر کے نام کر دی تھی۔ اس سلسلے کی واپسی کے لئے بھی دعوےٰ کیا جا رہا ہے۔

### بحالیات کے اخراجات کا مرکز سے مطالبہ

لاہور ۲ رمئی ۔ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ وزیر اعظم پنجاب کل صبح پاکستان میل سے راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں وہ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان اور پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر غلام محمد کے ساتھ ملاقات کریں گے۔ آپ مرکزی حکومت کے ساتھ اس رقم کی ادائیگی کے بارے میں بات چیت کریں گے۔ جو پنجاب نے مہاجروں کی بحالیات کے سلسلہ میں برداشت کی تھی۔

معلوم ہوا ہے کہ میاں ممتاز دولتانہ کی طرف سے اس بات پر بھی زور دیا جائے گا۔ سرحدی پولیس کے اخراجات کا ۷۰ فی صدی خرچ حکومت پاکستان برداشت کرے۔ علاوہ ازیں پنجاب بھی کاٹن ایکسپورٹ ڈیوٹی سے اپنا حصہ طلب کرے گا۔ جس طرح مشرقی بنگال پٹ سن کے محصول چنگی سے اپنا حصہ حاصل کرتا ہے۔

### ترکیہ میں کھلاڑیوں کا عالمی اجتماع

لندن ۲ رمئی۔ اتھلیٹک ایسوسی ایشن کے اعزازی سکرٹری جو حال میں لاہور کے کھیلوں میں شرکت کے لئے ایک برطانوی ٹیم لے کر آئے تھے۔ برطانیہ سے ۵۳ کھلاڑیوں اور افسروں کی ایک جماعت کو ستمبر میں ترکیہ میں ہونے والے بین الاقوامی ایتھلیٹک میچ میں شرکت کے لئے لے جا رہے ہیں۔ (استار)

### ترکیہ میں جہاز رانی کی ترقی

لندن ۲ رمئی ۔ برطانوی ایوان تجارت کے ماہوار رسالہ نے اعلان کیا ہے کہ ترکیہ میں سرکاری جہاز ران کمپنی کو از سر نو منظم کر کے اسے تجارتی سطح پر لایا جانے والا ہے۔

سرکاری جہاز ران کمپنی مستقبل قریب میں دوسرے ملکوں کو اٹھارہ نئے جہازوں کے آرڈر دینے والی ہے۔ (استار)

## شاہ فاروق کی شادی پر غرباء میں زمین تقسیم کی جائیگی

قاہرہ ۲ مئی ۔ ۶ رمئی کو شاہ فاروق کی شادی اور ان کی تخت نشینی کی سالگرہ کی تقریب کے موقعہ پر حکومت غریب مصری کسانوں کو پانچ ایکڑ زمین ۔ ایک مکان ۔ چند اس مویشی اور ۵ پاونڈ نقد دے گی ۔ اسی طرح مجموعی طور پر ۱۰۰ ادا ایکڑ زمین تقسیم کی جائے گی۔ تقسیم کی جانے والی اراضی کفر سعد کے علاقہ میں ہے جسے حکومت نے قابل کاشت بنایا ہے۔ چھوٹی اراضی کے مالکوں کا ایک نیا طبقہ قائم کرنے کی غرض سے خود شاہ نے ان زمینوں کی تقسیم کی خواہش ظاہر کی ہے۔

فروری میں شاہ فاروق کی سالگرہ کے موقعہ پر ۹۷ گھرانوں کو ۳۰۰ ایکڑ زمین کفر سعد میں تقسیم کی گئی تھی شاہ نے مارچ ۱۹۵۰ء میں اس منصوبہ کا افتتاح کیا تھا۔ اسکول۔ ہسپتال۔ حمام غسل خانے ۔ مسجد اور پانی پینے کے حوض کے ساتھ یہاں نئے دیہات قائم کئے گئے ہیں۔ (استار)


رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۸۵